افکار و آراء

محترم مدیر مجلہ فکر و نظر ۔ السلام علیکم !

آپ کے مؤقر ماہنامہ کی جنوری کی اشاعت میں محترم مظہر الدین صدیقی صاحب کا ایک مقالہ شائع ہوا ہے جس کا عنوان ہے ۔" اسلام اور نظام کائنات "۔ اس میں انہوں نے میرے ایک مضمون کا حسب ذیل اقتباس درج فرمایا ہے :۔

" یہی وجہ ہے کہ (انسان کے علاوہ) کائنات کی ہر شے ان قوانین (یعنی کائناتی قوانین) کی اطاعت از خود کئے جا رہی ہے جو اس کے لئے خدا نے تجویز کئے ہیں ۔ اگر انسانی ذات سے متعلق اصول و قوانین بھی ہر انسانی بچے کے اندر پیدائش ہی کے ساتھ ودیعت کرائے جاتے تو انسان بھی ان قوانین کی اطاعت پر مجبور ہو جاتا ، اور یہ چیز اس کے صاحب اختیار و ارادہ ہونے کے یکسر منافی ہوتی ۔ اس کے لئے مشیت نے یہ پروگرام مقرر کیا ہے کہ یہ قوانین انسانوں میں سے ایک منتخب ہستی کو بذریعہ وحی دیئے جاتے ہیں اور کہہ دیا جاتا ہے کہ اسے ان کی (انسانوں کی) مرضی پر چھوڑ دیا گیا ہے کہ وہ چاہیں تو انہیں اختیار کریں اور چاہیں تو ان سے انکار کر کے اپنے لئے کوئی اور راستہ تجویز کر لیں "۔ (سلسبیل ۔ لاہور ۔ پہلا ایڈیشن ۔ ص ۱۹۸)

اس اقتباس کے بعد صدیقی صاحب نے لکھا ہے :۔

" اس طرزِ خیال پر بھی یہی اعتراض وارد ہوتا ہے کہ یہاں فرد کو ضرورت سے زیادہ صاحبِ اختیار قرار دیا گیا ہے ۔ اور سوسائٹی کی اہمیت کا واجبی لحاظ نہیں کیا گیا ۔ یہ کہنا تو صحیح ہے کہ وحی کے ذریعے بعض فطری قوانین کا انکشاف کر دیا گیا ہے اور اس کے بعد فرد کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ چاہے تو ان قوانین کی اطاعت کرے ۔ اور چاہے تو نہ کرے ۔ لیکن یہاں اس بات کو فراموش کر دیا گیا ہے کہ جو شخص وحی کے منکشف کردہ قوانین کی اطاعت